OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.11 Issue 12 December 2022

اسلام میں موسیقی کی اباحت وحرمت کا مسالک اربعہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

MUSIC AND MUSICAL INSTRUMENTS IN THE LIGHT OF ISLAMIC JURISPRUDENCE - RESEARCH ANALYSIS

Dr. Tahira Abdul Quddoos
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore College for Women University, Lahore.

Dr. Fouzia Fiaz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sialkot, Sialkot.

Abstract: Allah Almighty has blessed human beings with the sense of Aesthetics. Soothing sound of flowing water, voice of Quill mandolin, Chattering of Sparrow as well as, Peaceful voice of Azan, Sweet recitation of Holy Quran pacifies the soul. Man usually remained doubtful about the "use of Musical Instruments". It will highlighted that either music is permissible in Islam or not? It is said that music can relax and energize human mind and" Music is food for the soul" To elaborate its meaning and to know its status in Islam; it will be discussed in this paper. It will be explained either it is allowed with some specific conditions? Or strictly prohibited in Islam? In this regard, the opinion of four Islamic schools of Thought will be explained.

Key Words: Aesthetic, Islam, Music, Permission, Prohibition.

موسیقی ہر قوم اور تہذیب میں کسی نہ کسی صورت میں بطور ورثہ موجود ہے۔اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام اس حوالے سے تاریخی حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کے زبور پڑھتے وقت تمام حیوان وانسان ساکت ہو جاتے۔ہندو اپنے مذہب کی کتب مقدسہ رگ وید، یجر وید، اتھر وید کو راگوں کے ساتھ پڑھتے اس کے علاوہ عیسائیت، بدھ مت، کنفیوشس وغیرہ میں موسیقی مذہبی حیثیت رکھتی ہے۔ بالخصوص دین اسلام میں موسیقی کے جواز اور عدم جواز پر بحث ملتی ہے۔اس مقالے میں اسلام میں موسیقی کے جواز اور عدم جواز پر دلائل کا احاطہ کرتے ہوئے غالب رائے کی نشان دہی کی جائے گی۔

سابقہ کام کا جائزہ

فن موسیقی کے جواز اور عدم جواز کی بحث کے حوالے سے بے شمار کتب منظر عام پر آئیں جن میں چند اہم کتب میں عربی میں رسالہ "احادیث ذم الغناء ولامعازف فی المیزان "از شیخ عبداللہ یوسف، ہندوستانی موسیقی "از مفتی محمد اسلام، "تحصیل موسیقی "از خان محمد افضل، "موسیقی، شاعری اور لسانیات "از شفق سوپوری، "غنچہ راگ "از مردان علی، "علم موسیقی "از رشید ملک، "معارف النغمات "از محمد نواب علی شامل ہیں۔جب کے دین اسلام میں موسیقی کے جواز سے مشہور کتب میں ابن خلدون نے اپنی کتاب " مقدمہ " میں متناسب نغمات اور حدی خوانی پر تفصیلی روشنی ڈالی، امام غزالی نے "احیاء العلوم میں سماع پر روشنی ڈالی، مفتی محمد شفیع نے "اسلام اور موسیقی "میں سنت واقوال صحابہ کی آراء کو بیان کیا، محمد جعفر شاہ پھلواری نے "اسلام اور موسیقی "میں مطلقاً جواز ثابت کرنے کی کوشش کی، عبدالغنی اسماعیل نے "موسیقی اور سماع "میں قرآن وحدیث کی روشنی میں قلم کو حرکت دی، ارشاد الحق اثری نے "اسلام اور موسیقی: شبہات ومغالطات کا جائزہ "میں تفصیلاً روشنی ڈالی اور۔جب کہ اس زیر نظر مقالے میں قرآن وحدیث اور ائمہ اربعہ کی آراء کو جمع کرتے ہوئے موسیقی کے جواز اور عدم جواز پر بحث کی گئی ہے۔

قرآن پاک اور موسیقی کا حکم

قرآن پاک میں آلات موسیقی کی حلت وحرمت پر واضح حکم تو موجود نہیں لیکن علمائے مفسرین نے قرآنی آیات کی تفسیر میں اس موضوع پر جو بحث کی ہے وہ درج ذیل ہے:

اَفَمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ۔ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ۔ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ۔[1]

''پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو۔روتے ہو ہنستے نہیں ہو اور تم غفلت میں پڑے ہو۔''

اس آیت کے ضمن میں علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس آیت میں" سٰمدون " سے مراد غنا(گانا بجانا) ہے، باندی سے کہا جاتا ہے"اسمدی لنا"یعنی ہمیں گانا سناؤ۔[2]

پیر کرم شاہ الازہری اس کے ضمن میں کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تو وہ گانے بجانے میں مشغول ہو جاتے تاکہ انہیں یہ کلام سنائی ہی نہ دے مبادا اس کی تاثیر سے اپنے باطل عقائد نہ چھوڑ دیں۔[3]

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں: ''سامدون بمعنی غافلون کے ہے اور سمود کے ایک معنی گانا بجانے کے بھی آتے ہیں۔''[4] علامہ سیوطی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ ''حضرت عکرمہ فرماتے ہیں سامدون سے مراد قبیلہ حمیر کے گانے والے مراد ہیں جب کہ ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ اس سے مراد یمن کے گویے ہیں جب وہ قرآن کو سنتے تو گاتے اور کھیلتے کودتے۔''[5]

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ [6]

''اور جس پر بھی تیرا بس چل سکتا ہے تو اسے اپنی آواز سے ڈگمگا لے۔''

اس آیت کے ضمن میں علامہ سیوطی لکھتے ہیں: ''صوت سے مراد غنا، مزامیر اور باطل طریقوں سے راہ راست سے بھٹکانا اور راہ ہدایت سے ہٹانا مراد ہے۔''[7]

مفتی احمد خان نعیمی فرماتے ہیں: ''اس آیت میں شیطان کو کہا گیا کہ اے ابلیس! گانے باجے، ڈھول، طبلے اور سارنگی کی آواز سے بہلا پھسلا جسے تو بہلانے پھسلانے کی طاقت رکھتا ہے۔''[8] مفتی شفیع صاحب اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ گانے اور مزامیر کی اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں جس کی مدد سے شیطان لوگوں کو حق سے قطع کرتا ہے۔[9]

علامہ غلام رسول لکھتے ہیں کہ اس آیت میں ''صوت'' سے مراد ہر اس چیز کی آواز مراد ہے جو شیطان کی طرف بلائے موسیقی، فحش گانے اس میں شامل ہیں۔[10]

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَالْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ [11]

"اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ کلام خریدتے ہیں تاکہ جہالت سے لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں۔"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں: حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ رات گئے قصے کہانیاں، ہنسانے والے لطیفے، ہر طرح کے خرافات اور گانا بجانا "لھو الحدیث" میں شامل ہیں جو کہ ممنوع ہیں۔[12]

مفتی ابوعبیداللہ علامہ قرطبیؒ کا قول فرماتے ہیں: اس آیت میں لھو سے مراد "غنا" یعنی گانا بجانا ہے اور یہ ممنوع ہے اس سے دلوں میں مذموم تحریک پیدا ہوتی ہے۔[13] صاحب مدارک لکھتے ہیں کہ "لھو" ہر اس باطل چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو غفلت میں مبتلا کر کے رب کی ناراضگی کا باعث بنے جیسے جھوٹی کہانیاں اور گانا بجانا۔[14]

مذکورہ قرآنی آیات کی تفسیر میں گانا بجانا بظاہر ممنوع دکھائی دیتا ہے لیکن حدیث جونکہ قرآن کی شارح ہے لہٰذا اب اس سے متعلق حدیث مبارکہ سے استفادہ کیا جاتا ہے اور احادیث میں چونکہ گانے بجانے کی حرمت و اباحت ہر دو دلائل ملتے ہیں لہٰذا ان میں باہم تطبیق بھی ذکر کی جائے گی۔

احادیث میں گانے بجانے کا حکم جواز

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰن اشعری سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال کہیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ جب شام کو اپنے جانوروں کا ریوڑ لے کر لوٹیں گے اور اپنے پاس حاجت مند فقیروں کو کہیں گے کل آنا۔ اللہ انہیں پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر دے گا اور دوسروں (گانے وغیرہ کو حلال کہنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر بنا دے گا۔[15]

جامع ترمذی میں ابو امامہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ انہیں (گانا بجانا) سکھاؤ نہ اس کی تجارت میں خیر ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔[16]

حضرت ابو امامہ رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے منہ اور ہاتھ سے بجانے والے آلات موسیقی اور سازوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔"[17]

سنن ابی داؤد کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسنا، پتھر برسنا اور مسخ عام ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: جب آلات موسیقی کا رواج ہوگا اور لوگ شراب کو حلال سمجھیں گے۔(18)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسی دو آوازیں سننے سے منع کیا گیا ہے۔ جن میں فسق وفجور ہے۔ ایک وہ آواز جو گانے بجانے اور مزامیر شیطان سے متعلق ہے دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطانی چیخ وپکار سے متعلق ہے۔19

مذکورہ احادیث میں مطلقاً موسیقی کے آلات کو حرام، ناجائز اور غیر مشروع قرار دیا گیا ہے۔ اور بظاہر ان احادیث سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر طرح کی موسیقی مطلقاً ہی ناجائز ہے۔ لیکن جب کسی موضوع پر ہر دو اباحت و ممانعت کی احادیث موجود ہوں تو محدثین کرام ان میں تطبیق فرماتے ہیں۔

جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے دو مختلف احادیث منقول ہوں تو دیکھا جائے گا کہ صحابہ کرام کا عمل کس پر تھا۔ یا امام ابو بکر جصاص رازی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سے منقول دو مختلف احادیث پر صحابہ کرام کا عمل ہو تو دیکھا جائے گا کہ سلف صحابہ کرام کو عمل کس پر تھا۔ تو وہ حدیث اثبات مسئلہ میں مقدم ہوگی۔ یعنی صحابہ کرام کے عمل سے اس سلسلے مین معاونت لی جائے گی۔20 اب ان احادیث کو ذکر کیا جائے گا جن میں آلات موسیقی کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں دو بچیوں کے گانا گانے کا واقعہ بیان کرتی ہیں کہ اسی دوران ابو بکر تشریف لائے اور ڈانٹتے ہوئے کہا "شیطان کا راگ اور نبی ﷺ کے حضور؟" رسول اللہ ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: جانے دو آج عید کا دن ہے۔(21)

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان کی ایک انصاریہ رشتہ دار کی شادی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا، اے عائشہ: کیا دلہن کو رخصت کر دیا۔ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: کیا تم نے کسی گانے والی کو اس کے ساتھ بھیجا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا: انصار عورتوں کے گانے کو پسند کرتے ہیں۔ کاش تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجا ہوتا۔(22)

ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مدینے کی ایک گلی سے گذر ہوا وہاں کچھ لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ خوش نصیب ہیں کہ محمد ہم میں تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔[23]

مذکورہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آلات موسیقی کی ممانعت مطلقاً نہیں ہے بلکہ کچھ موقعوں جیسے عید کا دن، شادی کا دن اور خوشی کے موقعوں پر کچھ شرائط کے ساتھ اس کا استعمال بچیوں اور لونڈیوں کے لئے جائز ہے، جب کہ وہ کلام شجاعت و بہادری، ملی ترانے اور قوموں کے فخریہ کارناموں پر مشتمل ہو۔ اب فقہائے اربعہ کی رائے کو بھی بیان کیا جاتا ہے کیونکہ احادیث کی جامع تفہیم و تعلیم فقہائے کرام و محدثین سے ہی ممکن ہے۔ اس سلسلے میں ابن حجر ''کف الرعاع''، ص(289) میں امام ابوالقاسم الدولقی سے اور اس کا ذکر ابن تیمیہ نے مجموعہ الرسائل الکبریٰ (2:299) میں کرتے ہیں:

ان الغنا المطرب لم یکن من عادة النبی ولا فعل بحضرته ولا اتخذ المغنیین ولا اعتنیٰ بهم، فلیس ذٰلک من سیرته ولا سیرة خلفائه من بعده ولا من سیرة اصحابه ولا عترته فلا یصح بجه نسبته الیه ولا انه من شریعته

''گانا بجانا نہ ہی نبی کریم ﷺ کی عادت تھی، نہ ہی آپ ﷺ کی موجودگی میں یہ کام کسی نے کیا، نہ کبھی گانے والے بلوائے گئے اور نہ ہی اس کا کوئی اہتمام کیا گیا۔ نہ ہی یہ آپ ﷺ کے خلفاء کا، نہ ہی آپ کے صحابہ اور اہل بیت کا طریقہ ہے اس لئے گانے بجانے کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرنا ٹھیک نہیں اور نہ ہی یہ شریعت ہے۔''

فقہی مسالک اور آلات موسیقی کا حکم:

آلات موسیقی سے متعلق ائمہ اربعہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنا مسلک بیان کرتے ہیں۔

فقہ حنفی میں مذکور ہے، علامہ شمس الدین سرخسی کے نزدیک طبلے اور دف کا بجانا مکروہ ہے البتہ نکاح کے اعلان میں بجانا جائز ہے۔[24] علامہ اوزجندی کے مطابق گانے بجانے کے آلات کا ستعمال ممنوع ہے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق گانے بجانے کی جگہ بیٹھنا فسق اور اس میں لذت لینا آثار کفر سے ہے۔[25] یونہی علامہ شامی کے نزدیک آلات موسیقی کا استعمال ممنوع ہے۔[26] ابن نجیم حنفی کے نزدیک آلات موسیقی میں دف کا استعمال خوشی اور شادی کے موقع پر

مباح ہے اور اس کے علاوہ دف بجانا بھی مکروہ ہے کیونکہ حضرت عمر جب دف کی آواز سنتے تو کسی کو دیکھنے بھیجتے اگر ولیمہ کا موقع ہوتا تو خاموش رہتے ورنہ سزا دیتے۔ (27)

فقہائے حنابلہ میں ابن قدامہ حنبلی کے نزدیک منہ سے بجنے والے آلات موسیقی ستار بانسری، ہاتھ سے بجنے والے سارنگی، رباب، طنبور کا استعمال ممنوع ہے البتہ خوشی کے موقع پر عورتیں دف بجاسکتی ہیں۔ (28)

گانے کے بغیر دف بجانے کے بارے میں امام احمد بن حنبل سے ایک روایت یہ بھی مذکور ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

فقہائے حنابلہ کہتے ہیں کہ ہیجان انگیز شاعری آلات موسیقی کے ساتھ سننے سے خواہشات نفسانی جنم لیتی ہے اور فتنے بیدار ہوں گے اور شیطان کا غلبہ ہوگا لہٰذا جس فعل کا نتیجہ حرام ہو وہ فعل بھی حرام ہوگا۔ (29)

فقہائے مالکیہ میں امام مالک اس حدیث کو بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔ ابن مسعود سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیقی دل میں نفاق اگاتی ہے جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے۔ (30) علامہ قرطبی مالکی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ دو آوازیں ملعون اور فاجر ہیں جن سے میں روکتا ہوں ایک مزمار کی آواز، شیطان کی چیخ و پکار کی آواز (31) چونکہ گانا لوگوں کے جذبات میں ہیجان پیدا کرتا ہے اور خواہشات ابھارتا ہے وہ ممنوع ہے۔ البتہ اگر فحش گوئی نہ ہو تو خوشی کے ایام میں اس کا قلیل مقدار میں استعمال جائز ہے۔ جیسے شادی، عید کا موقع مگر آلات موسیقی کا دائمی معمول مشروع ہیں ہے۔

فقہائے شافعیہ میں امام نووی فرماتے ہیں: بانسری کے آلات، ستار اور گانے بجانے کے آلات کی خرید وفروخت جائز نہیں۔ (32) ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: شادی وخوشی کے موقع پر دف کا استعمال جائز ہے مگر سارنگی اور دیگر آلات جائز نہیں ہیں۔ (33)

امام غزالی صراحتاً لکھتے ہیں: دینی نصوص سے ثابت ہے کہ خوشی کے موقعوں پر دف بجانا، گانا ناچنا، ڈھال اور نیزوں کے ساتھ زنگیوں اور حبشیوں کا ناچ دیکھنا جائز ہے۔ اس میں شادی کی تقریب، عقیقہ، ولیمہ، ختنہ، سفر سے واپسی اور تمام خوشی کی ساعات شامل ہیں البتہ ناچنے اور رقص کرنے میں نفسانی ہیجان پیدا ہو یا عورتوں کا رقص غیر محارم کے سامنے بالاتفاق حرام ہے کیونکہ تحریک شہوانی فتنے کو پیدا کرتی ہے جو حمیت وغیرت کے منافی ہے۔ (34)

ائمہ اربعہ کا موقف میں آلات موسیقی کے استعمال کی اجازت نہیں البتہ مخصوص موقعوں پر دف کا استعمال قلی۔3ل مقدار میں سرتال کے بغیر جائز ہے جب کہ فحش اشعار نہ ہوں اور گانے والی عورتیں نہ ہوں۔ نفس میں ہیجان پیدا کرنے والے اشعار اور مروجہ آلات موسیقی کا استعمال جائز نہیں۔ جن احادیث میں رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں لڑکیوں کا گانا ثابت ہے۔ اس میں اول تو وہ خوشی کے دن تھے اور گانے والیاں کم عمر لڑکیاں تھیں جو غیر مکلف تھیں۔ اور وہ کلام بھی عربوں کی شجاعت اور رسول اللہ ﷺ کی آمد سے متعلق تھا اس پر موجودہ دور کے عشقیہ و فحش کلام کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

شعر گوئی سے متعلق حکم شریعت

آلات موسیقی کا استعمال کچھ شرائط کے ساتھ مشروط ہے اب شعر گوئی کی حرمت و اباحت سے متعلق سیرت ﷺ سے شواہد پیش کیے جاتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ شارح قرآن تھے آپ ﷺ نہ ہی شاعر تھے نہ قرآن شاعری کی کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ. [35]

''اور ہم نے اسے شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ ان کی شان کے لائق ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ۔[36]

''اور شاعروں کی پیروی بھٹکنے والے لوگ ہی کرتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا شعرا ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعر سے بھرے۔''[37]

قرآن و حدیث میں جس شعر گوئی کی مذمت و ممانعت آئی ہے، اس سے مراد مطلقاً شعر کہنا نہیں بلکہ ایسا کلام ہے جو جھوٹی باتوں پر مشتمل ہو۔[38] فحش اور بے ہودہ گفتگو پر مشتمل ہو جیسے عشقیہ شاعری یا جس سے مقصود اہل مال کا تقرب حاصل کرنا ہو جیسے بادشاہوں کے جھوٹے قصیدے کہنا، حکمرانوں سے مادی مفادات حاصل کرنے کے لیے ان کی

شان میں شعری کلام لکھنا جیسا کہ دور جاہلیت کے شعراء کرتے تھے۔ کیونکہ ممدوح شاعری تو رسول اللہ ﷺ سے بھی منقول ہے جیسے غزوہ خندق میں آپ ﷺ مٹی کھودر ہے تھے اور یہ شعر پڑھ رہے تھے:

وَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا(39)

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم نماز پڑھتے نہ صدقہ کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما۔ اور آنے والی مصیبت پر ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بے شک دشمن نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔ جب بھی وہ فتنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم سے شکست کھاتے ہیں۔

ایک غزوے میں جب مہاجرین اور انصار خندق کھودنے میں مصروف تھے تو ان کی بھوک، پیاس اور تھکاوٹ دیکھ کر آپ ﷺ نے یہ اشعار کہے:

اللَّهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ(40)

اے اللہ خیر تو آخرت میں ہی ہے۔ اے اللہ تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔

حمد و نعتیہ اشعار موسیقی کے آلات کے ساتھ پڑھنا

دور حاضر میں بعض لوگ محافل نعت میں دف اور دیگر آلات موسیقی کے استعمال کو مشروع کہتے ہیں اور اس کو مدینے میں رسول اللہ ﷺ کی آمد پر بچیوں کے دف بجانے پر قیاس کرتے ہیں حالانکہ وہ بچیاں نابالغ تھیں جن پر شرعی احکام لاگو نہیں ہوتے۔ ملا علی قاری نے اس مسئلے پر تحقیقی و علمی دلائل دیے ہیں، فرماتے ہیں: جو دف اور لکڑی بجا کر قرآن پڑھتا ہے کافر ہے اور حمد و نعت عبادات سے متعلق ہیں لہٰذا وہ بھی دف کے ساتھ پڑھنا مشروع نہیں۔(41)

مزمار داؤد کا آلات موسیقی پر اطلاق

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت آواز عطا فرمائی تھی اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: ''وہ اپنے نفس پر نوحہ کرتے نیز تلاوت زبور کے وقت خوش آوازی کا مظاہرہ کرتے حتیٰ کے انسان، جنات اور وحشی بہائم وطیور آپ کی آواز سننے جمع ہو جاتے اور آپ کی مجلس میں بسا اوقات چار سو جنازے اٹھائے جاتے۔''(42)

مزمار داؤد کا آلات موسیقی پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ مزمار داؤد سے حضرت داؤدﷺ علیہ السلام کی خوش آوازی ہے جو عطائے خداوندی تھی اور ویسے دیگر انبیائے کرام کی شریعت کا اطلاق شریعت محمدی کے پیروکاروں پر نہیں ہوتا جب تک اس بارے میں کوئی واضح حکم رسول اللہ ﷺ سے منقول نہ ہو۔

جیسا کہ ماہنامہ اشراق میں ہے: نبی پاک ﷺ نے تلاوت میں غنا کو پسند کیا۔ آپ ﷺ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کو ساز سے تعبیر کیا اور مثبت انداز میں قوم داؤد کے سازوں کا ذکر کیا۔(43)

موسیقی کی شرعی حیثیت پر مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم نے اپنی کتاب "معارف القرآن" میں 32 احادیث ذکر کی ہیں جن میں بعض احادیث صحیح، بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ مجموعی طور پر یہ گانے باجے کی عدم جواز پر دلالت کرتی ہیں میں کسی مسلمان کے بارے میں یہ گمان نہیں کرتا کہ وہ ان کو سننے کے بعد موسیقی کے عدم جواز پر شک کرے۔ ان احادیث کا ظاہری اطلاق اس کی حرمت و کراہت کا متقاضی ہے۔[44]

حدیث مبارکہ میں خوش الحان سے مراد تجوید کے قوائد کا لحاظ رکھتے ہوئے، اچھی آواز سے قرآن پڑھنا مراد ہے کیونکہ قرآن پاک کو گیت، نغموں، ٹھمری کے ساتھ طبلوں اور سارنگیوں کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں۔ نہ ہی ایسے تکلفات سے پڑھنا جائز نہیں جیسا یہود و نصاریٰ پڑھتے تھے کیونکہ نبی ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ حضرت حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید عربی لہجوں اور عربی آوازوں سے پڑھو۔ عشق والوں کی راگنیوں اور توریت انجیل والوں کے لہجوں سے بچو۔ ہمارے بعد وہ قومیں آئیں گی جو قرآن پڑھنے میں ایسی گلے بازیاں کریں گی جیسے گانے اور نوحے میں کرتے ہیں۔ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ اور انہیں پسند کرنے والوں کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے۔(45)

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کو تکلف کے ساتھ پڑھنا، گانے بجانے کے راگوں کے ساتھ پڑھنا، توریت وانجیل کے لہجوں سے مشابہت سے پڑھنا یا اس کے تجویدی قواعد کا لحاظ نہ رکھ کر پڑھنا قطعاً جائز و مباح نہیں ہے کیونکہ اس میں سوئے ادب کا عنصر پایا جاتا ہے قرآن کلام الٰہی ہے اس کے ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اسے انہیں حدود و قیود اور پابندیوں کے ساتھ پڑھا جائے جو شریعت مطہرہ نے اس کے لیے وضع کی ہیں۔ یعنی ایسی خوش آوازی جس میں قرآن کے تلفظ، مخارج اور تجویدی قواعد کا لحاظ رکھا جائے ان شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ

پڑھنا قرآں سے محبت کی دلیل ہے بلکہ مستحسن و محبوب بھی ہے کیونکہ اس سے عوام میں قرآن سننے اور سمجھنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

تلاوت قرآن میں وہ امور جن سے بچنا واجب ہے؛

- الحان یعنی راگنی سے پڑھنا کہ سکون کی جگہ حرکت پیدا ہو جائے۔
- ترقیص یعنی مد میں آواز کا اتار نا چڑھانا
- تحزین یعنی ریاکاری کرتے ہوئے خود کو حزین ظاہر کرنا
- لین ورخاوۃ یعنی حرفوں کو ڈھیلا کر کے پڑھنا[46]

کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟

یہاں موسیقی سے مراد بلبل کا ترانہ، کوئل کی کوکو، چڑیوں کی چہچہاہٹ اور جھرنوں کا شور مراد لینا زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو باعث سکون کہا گیا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُہُمْ بِذِكْرِ اللّٰہِ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔[47]

خوش آوازی سے قرآن پڑھنا تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے اور باعث کشش بھی ہے۔لہٰذا مزمار داؤد سے مراد حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی ہے نہ کی ان کا سازوں اور آلات موسیقی کے ساتھ زبور پڑھنا۔

مذکورہ بالا صفحات میں آلات موسیقی کی جواز اور عدم جواز پر قرآنی آیات، احادیث اور فقہائے اربعہ کے اقوال پیش کیے گئے ہیں نیز حمد و نعت کو آلات موسیقی کے ہمراہ پڑھنے کے جواز یا عدم جواز سے متعلق شرعی حکم بھی بیان کی گیا ہے۔احادیث کی روشنی میں گانے بجانے کے حکم سے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی مسئلے پر اباحت و ممانعت ہر دو احادیث موجود ہوں وہاں اباحت کسی خاص حالات سے مخصوص ہوتی ہے یا مقید ہوتی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ گانا گانا مطلقاً منع نہیں ہے بلکہ اگر گانے کا مضمون فحش اور عشقیہ یا انسانی خدوخال سے نفسانی خواہش ابھارنے کا سبب بنتے ہوں تو منع ہے البتہ علمائے جدید امام غزالی[48]، مولانا اشرف علی تھانوی موسیقی کو مباحات اور امور فطرت میں شمار کرتے ہیں[49] ان کی رائے میں موسیقی اور آلات موسیقی کی حرمت پر اولاً کوئی نص موجود نہیں دوم یہ کہ جب ان میں مفاسد شرعیہ نہ ہوں گانے کا، مضمون فواحش سے نہ ہو تو اس کی تمام صورتیں نظم، نثر، تقریر، تحریر اور صدا تمام ذرائع ابلاغ کا استعمال جائز ہے یہ

قول مشہور فقیہ علامہ یوسف قرضاوی کا ہے[50] اور دور نبوی میں جہاں آلات موسیقی کے استعمال کا پتہ چلتا ہے وہ چھوٹی نابالغ بچیوں سے ثابت ہے اور وہ بھی مخصوص مواقع مثلاً عید، ولیمہ، جہاد اور خوشی کے موقعہ پر قلیل مقدار میں دف بجانا جائز ہے۔ حدیث اور اجماع فقہاء کی روشنی میں مروجہ آلات موسیقی اور فحش وہیجان انگیز عشقیہ شاعری کا سننا جائز نہیں ہے۔ یونہی تلاوت قرآن بھی موسیقی کی دھنوں، راگوں، توریت وانجیل کے لہجوں اور گانے بجانے کی طرز پر جائز نہیں ہے اور آلات موسیقی کے ساتھ پڑھنا بھی ہر گز جائز نہیں۔ اسی طرح حمد ونعت کو بتقاضائے ادب وعبادت آلات موسیقی کے ہمراہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حوالہ جات وحواشی

([1]) النجم: 59،60،61

Al-Najm:59,60,61

([2]) ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، (لبنان: دارالکتب العلمیہ بیروت)، 38:16

Abù Abdullãh Mohammad bin Ahmed, Al Jãmi' al ahkãm ul Quran(Lubnan: Dar alkutub Berut

([3]) کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، (لاہور: ضیاء القرآن پبلشرز، 1995ء)، 46:5

Karam Shah al Azharì, Zia ul Qurãn(Lahore:Zialul Quran Publishers)

([4]) محمد شفیع، معارف القرآن، (کراچی: ادارۃ المعارف)، 222:8

Muhammad Shafi, Mãrif ul Qurãn (Karachi: Idarah al Ma'rif)8:222

([5]) عبدالرحمٰن بن ابو بکر جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، (لاہور: ضیاء القرآن پبلشرز 2006ء)، 298:6

Abdul Rahmãn bin Abù bakar Jalãl uddin sayóóti,Tafsìr Dur mansóór(Lahore: Zia alQurãn 2006)6:298

([6]) بنی اسرائیل: 64

Banì Isrãìl:64

([7]) عبدالرحمٰن بن ابو بکر جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، 506:4

Abdulrehmãn bin Abù bakar Jalãl uldin sayóóti,Tafsìr Dur mansóór,4:506

([8]) اقتدار احمد نعیمی، تفسیر نعیمی، (گجرات: نعیمی کتب خانہ)، 286:15

Iqtidãr ahmad Naìmì, Tafsìr Naìmì,(Gujrat:Naemi Kutub Khana)15:286

(9) محمد شفیع، معارف القرآن، 502:5

Muftì Mohammad Shafì, Mãriful Qurãn,5:502

(10) غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، (لاہور: فرید پبلی کیشنز)، 854:6

Ghulãm Rasùl Saìdì,Tibyãn ul Qurãn(Lahore: Fareed Publishers) 6:854

(11) لقمان: 6

Luqmãn:6

(12) ابوالفضل سید محمود آلوسی آفندی، روح المعانی، (بیروت: داراحیاالتراث العربی)

Abù Abdullãh Mohammad bin ahmed Qurtabì,aljãme alahkãmul Qurãn(Lubnan: Darulfikr Beroot)14:49

(13) ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، (لبنان: دارالفکر بیروت)، 49:14

Abdullãh bin ahmed bin mehmóód,Madãrik altanzìl(Pishawer: Darul kutub alarbia)3:468

(14) عبداللہ بن احمد بن محمود، مدارک التنزیل، (پشاور: دارالکتب العربیہ)، 468:3

Abù Abdullãh Mohammad bin Ismãìl Bukhãì, Sahìh Bukhãrì(Karachi: Noor Mohammad Ashumutabe)2:838

(15) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (کراچی: نور محمد اصح المطابع)، 838:2

Abù ìsa Mohammad bin tirmazì, Jãme tirmazì(Karachi:Noor mohammad karkhana tijaret kutub) p-205

(16) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، (کراچی: مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب)، ص205

Abù Abdullãh Ahmed bin hanbel,Musnad(Beroot:Matba maktab islami) 5:258

(17) ابوعبداللہ احمد بن حنبل، مسند، (بیروت: مطبع مکتب اسلامی)، 258:5

Abù Dãóód sulemãn bin ashas sabhastãnì, Sunan Abìdaóód(Lubnan: Darul fiker Beroot1994) 2: 163

(18) ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن، (لبنان: دارالفکر بیروت 1994ء)، 163:2

Abù Dãóód sulemãn bin ashas sabhastãnì, Sunan Abìdaóód(Lubnan: Darul fiker Beroot1994) 2: 163

(19) (ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم، مصنف ابن ابی شیبہ (کراچی: مطبوعہ ادارۃ القرآن)3:303

Abù bakar Abdullãh bin Mohammad bin Ibrãhìm,Musnif abì sheba(Karachi: Matbua idarah alQuran)3:303

(20) ڈاکٹر علامہ خالد محمود، آثار الحدیث، (لاہور: دار المعارف 1985) ص-333

Doctor Allãma Khãid Mehmóód,Asãr ul Hadith(Lahore: Daru maarif 1985)p-333

(21) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (کراچی: قدیمی کتب خانہ، 1961ء)، 1:130

Abù Abdullãh Mohammad bin Ismãìl Bukhãì, Sahìh Bukhãrì,1:130

(22) نورالدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد، (بیروت: دار الکتب العربی)، 4:289

Nùruldìn Alì bin Abùbakar,Majma alzwaìd(Beroot: Darulkutub alarbi) 4:289

(23) ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن، (لاہور: فرید بک سٹال 1968ء)، 1:532

Abù Abdullãh Mohammad bin Yazìd ibn mãja, alsunen(Lahore: Fareed bookstal1968)1:532

(24) سرخسی، ابو بکر محمد بن احمد، المبسوط، (لبنان: دار المعرفہ بیروت)، 16:132

Abù bakar Mohammad bin ahmed sarkhasì, Almabsóót(Lubnan: Darul marifa Beroot) 16: 132

(25) فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی، فتاویٰ قاضی خان، (مصر: مطبع کبریٰ بولاق)، 3:406

Fakhar uldìn Hasan bin Mansùr ozjandì, Fatãwa Qãzi Khãn(Egypt:Matba kubra bolaq) 3:406

(26) ابن عابدین شامی، فتاویٰ شامی/ردالمختار، (ترکی: استبول مطبع عثمانیہ)، 5:348

Ibn Aãbdìn Shãmì, Fatãwa Shamì,RidulMukhtãr(Turkey: Matba Usmania)5:348

(27) شیخ زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق شرح کنزالدقائق، (کوئٹہ: مکتبہ ماجدیہ)، 7:88

Shekh Zain ul dìn Irãqì, Albrher ul rãýq sharh kanzul daqãýq(Koeta:Maktaba majdia)7:88

(28) ابو محمد عبداللہ بن احمد قدامہ، المغنی، (ریاض: مکتبہ الریاض الحدیثیہ)، 10:183

Abù Mohammad Abdullãh bin ahmed Qudãma,Almughnì(Reyaz:Maktaba alryaz alhadesia)10:183

(29) عبدالرحمٰن الجزیری، کتاب الفقہ، (پنجاب: علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف، 2006ء)، 2:52

Abdulrehmãn aljazìrì,Kitãb alfiqh(Punjab: Ulma academy2006)2:52

(30) بیہقی، السنن الکبریٰ، (حیدرآباد: مجمع مجلس ادارۃ المعارف)، 10:223

Behqì, alsunan alkubrã(Hader abad: Matba majlis idara almaarif) 10:223

(31) ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، (لبنان: دار الفکر بیروت)، حدیث نمبر: 1005

Abù ìsã Mohammad bin ìsã, Aljãme altirmazì(Lubnan: Darulfiker Beroot)1005

(32) ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی، شرح المھذب، (سعودی عرب: مکتبہ الارشاد جدہ)،256:9

Abù Zakriã Yahyãin sharaf nawavì, Sharhul Muhazeb(Saudi Arab: Maktab alirshad)9:256

(33) شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، (لاہور: مطبع دار النشر)،443:2

Shahãbul dìn Ahmed bin alì ibn hajar asqalãnì, Fatulbarì(Lahore: Mtba darunasher) 2:443

(34) ابوحامد، غزالی، احیائے علوم الدین، (لاہور: مکتبہ پروگیسو بکس)،642:2

Abù Hãmid Imãm Ghazãlì, Ahyã alùmuldì(Lahore: : Maktaba progressive)2:642

(35) یٰسین:69

Yãsìn:69

(36) الشعرا:224،225

Al-Shùrã:224,225

(37) ترمذی، ابوعیسیٰ، جامع ترمذی،2852

Abù ìsã Mohammad bin ìsã, Aljãme altirmazì,2852

(38) عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، (لاہور: مکتبہ ذید بن ثابت1950ء)، ص436

Abdulhafìz Bilyãwì, Misbãhulughãt(Lahore: Maktaba zaid bin sabit 1950)p-436

(39) بخاری، محمد بن اسماعیل، جامع الصحیح، (کراچی: قدیمی کتب خانہ1961ء)،589:2

Abù Abdullãh Mohammad bin Ismãìl Bukhãì, Sahìh Bukhãrì,2:589

(40) بخاری، محمد بن اسماعیل، جامع الصحیح،588:2

Abù Abdullãh Mohammad bin Ismãìl Bukhãì, Sahìh Bukhãrì,2:588

(41) ملا علی قاری، شرح فقہ الاکبر، (مصر: مطبع مصطفی البابی واولادہ)، ص168

Mulã Alì Qãrì, Sharah fiqh ulakbar(Egypt: Maktaba Mustafa albabiw oladuh)p-168

(42) ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ، السنن، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)،96:1

Abù Abdullãh Mohammad bin Yazìd ibn mãja, alsunen,1:96

(43) ماہنامہ اشراق، ایڈیٹر: عمار ناصر، (لاہور:2004ء)، ص38

Mãhnãma Ishrãq,Editor Ammãr nãsir(Lahore: 2004)p-38

(44) محمد شفیع، معارف القرآن۔ (کراچی: دار الشاعت) ص-216

MuftìMohammad Shafì. Mãriful Qurãn(Karachi: Darulishat)p-216

(45) احمد یار خان نعیمی، مرآۃ المناجیح،(لاہور: قادری پبلشرز)،3:284

Ahmed Yãr Naìmì, Mirãtumanãjih(Lahore: Qadri publishers) 3:284

(46) اشرف علی تھانوی، تنشیط الطبع فی اجراء السبع،(لاہور: قرآت اکیڈمی)ص-65

Ashraf alì Thãnvì, Tanshìt altab fì ijrã alsaba(Lahore: Qirat academy)p-65

(47) الرعد:28

Alrad:28

(48) غزالی، ابو حامد، امام، احیائے علوم الدین،2:642

Abù Hãmid Imãm Ghazãlì, Ahyã alùmuldì,2:642

(49) اشرف علی تھانوی، التشرف بمعرفۃ الاحادیث التوسل،(ملتان: تالیفات اشرفیہ)ص-329

Ashraf alì Thãnvì,Altashruf bimarfatul ahadith altwasul(Multan: Taleefat ashrafia)p-329

(50) یوسف قرضاوی، ماہنامہ زندگی نو،(انڈیا: زندگی نو پبلشرز2005)ص-28

Allãma Yùsuf Qarthãvì,Mahnãam zindagi(Inia: Zindagi no publishers2005)p-28